إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ

اور

اسلام

مؤلفین

محمد اسلم گل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے

پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اسلام

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مومنین اور مومنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ اللہ جل شانہٗ اکیلا ساری کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَـقُّ‌ ۚ

(سورہ طٰہٰ: ۱۱۴)

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ جو بادشاہِ حقیقی ہے، بڑا عالی شان ہے۔

اللہ ﷻ ہی خالق ہے، اُس کے سوا کوئی حقیقی خالق نہیں ہے۔

اللہ ﷻ ہی مالک ہے، اُس کے سوا کوئی حقیقی مالک نہیں ہے۔

اللہ ﷻ ہی رازق ہے، اُس کے سوا کوئی حقیقی رازق نہیں ہے۔

اللہ ﷻ ہی معبود ہے، اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔

الحمدللہ ! اللہ تعالیٰ شانہٗ نے انسانیت کی ہدایت کے لئے حضرات انبیاءعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔تمام انبیاءعلیہم الصلوٰۃ والسلام ایک ہی روحانی چشمہ سے سیراب ہوکرایک دین کو لے کرآتے رہے،اس اصولی اور بنیادی دین کی آخری تکمیلی شکل ''اسلام'' ہے۔تمام مذاہب حقہ میں تین اُمور ایسے تھے جو کہ سب میں مشترک پائے جاتے تھے،وہ تین اُمور مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) توحید

(2) عبادت

(3) معاملات

یہی وہ اُمور ہیں، جن کی حضرات انبیاءعلیہم الصلوٰۃ والسلام زمانہ کے تقاضے کے مطابق اپنی اپنی قوم میں تبلیغ فرماتے رہے اوران پرتمام مذاہب حقہ کا اتفاق ہے۔جزئیات احکام میں ہرقوم و مذہب کی زمانی و مکانی خصوصیات کے سبب اختلاف ہوسکتا ہے، لیکن دین کے اصل اصول میں اختلاف نہیں۔اس نظریہ کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے کلام پاک میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ

(سورۃ الشوریٰ:۱۳)

﴿ترجمہ﴾

(اللہ تعالیٰ نے) تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی جس کا ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ مشرکوں پر وہ دین گراں ہے، جس کی طرف تم اُن کو بلاتے ہو، اللہ تعالیٰ اپنے لئے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور اُسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

الحمدللہ!

اگر تمام مذاہب عالم کا بنظرِ عمیق مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ کا عقیدہ تمام مذاہب میں امرِ مشترک ہے۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اس امر مشترک کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اللہ جل جلالہ کا پاک ارشاد ہے:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنَ

(الانبیآء : ۲۵)

ترجمہ

اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اُس کو یہی حکم بھیجا کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے میرے، سو میری بندگی کرو۔

اللہ جل جلالہ کا پاک ارشاد ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ

(النحل : ۳٦)

ترجمہ

اور یقیناً ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور جھوٹے معبودوں سے بچو۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ

(المؤمنون : ۵۲)

﴿ ترجمہ ﴾

اور یہ کہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس مجھ سے ڈرو۔

الحمد للہ !

اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

(آلِ عمران : ۱۹)

﴿ ترجمہ ﴾

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔

اسلام کی خصوصیات

محفوظیت

اسلام کی پہلی خصوصیت تعلیمات اسلامیہ کی بے مثال محفوظیت ہے۔

اسلام کی وہ کتاب جس پر اس مذہب کی اساس ہے، ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ ہے، کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

(الحجر : ۹)

﴿ ترجمہ ﴾

ترجمہ: یقیناً ہم نے ہی قرآن اُتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

سر ولیم میور، اپنی کتاب Life of Muhammad کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

”جہاں تک ہماری معلومات ہیں، دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو اس (قرآن مجید) کی طرح بارہ صدیوں تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رہی ہو“۔

اسلام عالمگیر دین ہے

حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس دنیا میں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تشریف لائے اور انہوں نے اپنی قوم میں تبلیغ فرمائی، لیکن رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو سارے عالم کے انسانوں کے لئے نبی و رسول بنا کر مبعوث فرمایا گیا، اب قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی نئی شریعت آئے گی۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے، جسے عالمگیر حیثیت حاصل ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

(سورہ سبا : ۲۸)

ترجمہ

(اے محمد ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو سب انسانوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اس بات کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

سورۃ الاعراف میں ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

(اعراف : ۱۵۸)

﴿ ترجمہ ﴾

(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے اے انسانو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔

سورۃ الانبیاء میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

(الانبیاء : ۱۰۷)

﴿ ترجمہ ﴾

ترجمہ: اور ہم نے آپ ﷺ کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

تکمیل تعلیم

الحمدللہ! اسلام کی تعلیم ہر لحاظ سے کامل و اکمل ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق اسلام رہنمائی نہ کرتا ہو، خواہ وہ دنیوی ہو یا اُخروی، الہامی کتب میں قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے، جس نے اکمل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً ط

(سورۃ المائدۃ : ۳)

ترجمہ

اور آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کا دین پسند کیا۔

وحدانیت

دُنیا کے تمام الہامی مذاہب کی بنیاد وحدانیت پر ہے، لیکن دورِ حاضر میں ایک مذہب بھی ایسا نہیں جس نے اپنی اساس کو برقرار رکھا۔ تقریباً تمام مذاہب توحید سے ہٹ کر دو، تین یا کثیر التعداد خداؤں کو پوجنے لگ گئے ہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی اساس برقرار ہے، جس نے شرک کو اپنے اندر داخل ہونے نہیں دیا۔ قرآن مجید میں توحید پر ایک مکمل جامع الفاظ میں سورت ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

ترجمہ

ترجمہ: (آپ ﷺ) کہہ دیجئے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

وحدتِ انسانیت

اسلام کا نسل انسانی کی وحدت کا نظریہ انسانی تہذیب پر بہت بڑا احسان ہے، جس کی مثال دوسری کتب سماوی میں نہیں ملتی۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

يَآ يُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَارَفُوْا ط اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

(الحجرات : ١٣)

﴿ ترجمہ ﴾

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا پھر مختلف قومیں اور خاندان بنائے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو، اللہ کے نزدیک معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہو، اللہ سب کچھ جانتا ہے خبردار۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا!

انسان سب آپس میں بھائی ہیں۔

(ابوداؤد، مسند احمد)

الحمدللہ! اسلام کے اس پیغام نے تفریق بین الناس کے تمام محرکات اور تعصبات کو جڑ سے کاٹ کر رکھ دیا ہے۔

رواداری

مذاہب عالم اور عالمی تحریکات میں اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو رنگ ونسل اورعقیدہ سے بالاتر ہوکر انسانیت میں محبت اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے،اسی تعلیم پر گامزن ہوکر انسان سلامتی اورامن سے ہمکنار ہوسکتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ

(البقرة : ٢٥٦)

ترجمہ

دین کے معاملے میں جبر نہیں ہے۔

بین الاقوامی قانون دان پروفیسر رافیل کیمکن ،جس نے نسل کشی کے ضمن میں اقوام متحدہ کی قرارداوں کا مسودہ تیار کیا ہے،وہ قراردادوں کی اصل شرائط کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

’’مسلمانوں کے لئے مزید کہوں گا کہ میں جس نے قرارداد کا مسودہ تیار کیا ہے،وہ پوری طرح قرآن کے مطابق ہے کیونکہ انسانی علم کے مطابق اسی میں سب سے زیادہ رواداری اور بین الاقوامی شعور والا مذہب مذکور ہے۔یہودیت اور نصرانیت کے پیغمبروں کوقبول کرنا اور دوسرے لوگوں کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی سے منع کرنا اس دین اسلام کی انسان دوستی اور

جذبہ رواداری کی مثالیں ہیں''۔

(بحوالہ: مسلمانوں کے تہذیبی کارنامے: ص 235)

بین الاقوامی اتحاد

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مختلف قوموں اور قبیلوں میں بھیجا۔ بعد ازاں بعض اقوام میں قومیت کا نظریہ پیدا ہوا، جو امن عالم کے لئے نہایت ہی خطرناک تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت ازلی یہ تھی کہ دنیا کی تمام اقوام کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے، اس مشیت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کو عالمگیر شریعت دے کر مبعوث فرمایا تاکہ دنیا کی تمام اقوام کو اتحاد کی لڑی میں منسلک کرے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو نسل انسانی کی وحدت کا نظریہ پیش کرتا ہے۔

اس پیغام وحدت کے ساتھ یہ بھی اعلان فرمایا کہ ہر قوم کا نبی ایک ہی چشمہ ہدایت سے سیراب ہوتا تھا اور سب ایک ہی دین کے رسول تھے اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کا مغز قرآن مجید کی شکل میں نازل کیا گیا ہے۔ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی کتابوں کو سچا قرار دے کر ایک مسلمان کے لئے یہ لازمی قرار دے دیا کہ وہ سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں۔ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ

(البقرة : ٢٨٥)

﴿ ترجمہ ﴾

ہم اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔

جس طرح پہلے ذکر کیا گیا کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مذہب ایک ہی تھا، اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے گویا اسلام کو تسلیم کرنا تمام مذاہب کو بنیادی طور پر سچا قرار دینا ہے اور تمام اقوام عالم کو متحد کرنے کا یہی موثر طریقہ ہے، جس کو اسلام نے اختیار کیا ہے۔ اس طریقہ سے ہی مذہبی، قومی، لسانی تعصبات ختم ہو سکتے ہیں اور یہی تعصبات اتحاد کے راستہ میں حائل ہوتے ہیں۔ اسلام کے بین الاقوامی اتحاد کے نظریہ کو عملی طور پر حج کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ہر قسم کے تعصبات کو ختم کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا:

"اہل عرب کو کسی عجمی پر فضیلت نہیں، نہ کسی عجمی کو عربی پر فضیلت ہے، نہ کسی گورے کو کالے پر فضیلت ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر فوقیت ہے، ہاں اگر ہے تو صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے"۔

(بحوالہ: زادالمعاد)

آج دنیا کے تمام مفکرین اس بات کو برملا کہتے ہیں کہ قومیت ہی تباہی کا موجب ہے، چنانچہ ہکسلے نے لکھا ہے:

''قومیت پرستی اخلاقی تباہی کا موجب ہے کیونکہ عالمگیریت کے تصور کے منافی اور ایک خدا کے انکار پر مبنی ہے اور انسانوں کی قیمت بحیثیت انسان کچھ نہیں سمجھتی، دوسری طرف یہ تفرقہ انگیزی کا موجب ہے، انانیت اور تکبر پیدا کرتی ہے، باہمی نفرت بڑھاتی ہے اور جنگ کو نہ صرف ضروری قرار دیتی ہے بلکہ مقدس بھی ٹھہراتی ہے''۔ (مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ)

❁ بین الاقوامی عدل وانصاف

اسلام نے وحدت نسل انسانی کا پیغام دینے کے ساتھ بین الاقوامی عدل وانصاف کی بھی تعلیم دی ہے اور اسلام کے عالمگیر ہونے کی یہ ایک بڑی دلیل ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ز
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط
اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ط
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

(المآئدہ ۵ : ۸)

﴿ ترجمہ ﴾

اے ایمان والو! کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو یہ تقویٰ سے قریب تر ہے اور ڈرتے رہو اللہ سے، اللہ کو خوب خبر ہے جو تم کرتے ہو۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا!

عصبیت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنی قوم کی مدد ظلم پر کرے۔

(مسند احمد)

مذاہب عالم اور دیگر دنیاوی تحریکوں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ کسی مذہب کی موجودہ تعلیم بین الاقوامی عدل و انصاف کی علمبردار نہیں۔

مثلاً:

- یہود کہتے ہیں کہ صرف یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہی اللہ کی پیاری ہے، باقی سب اس کی غلامی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

اسی طرح تورات کا ایک یہ حکم ہے:

"تو اپنے بھائی سے سود نہ لے"

(استثناء ۲۳: ۱۹-۲۰ و احبار: ۳۵-۲۷)

اگر سود لینا برا ہے تو غیر یہودیوں سے لینا کیوں اچھا ٹھہرا.....؟

یہ تعلیم عدل وانصاف کے بنیادی اصولوں کے ہی خلاف ہے۔

(بحوالہ: مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ)

ہندو مذہب میں چار ذاتوں کا نظریہ ہی بین الاقوامی عدل وانصاف کے سراسر منافی ہے، پھر ہر ذات کے متعلق ایسے اصول مقرر کردیئے ہیں جو تفریق اور عداوت پر مبنی ہیں۔ ان اصولوں پر بین الاقوامی عدل وانصاف کی عمارت کھڑی نہیں کی جاسکتی۔

(بحوالہ: مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ)

عیسائیت کا پیغام ہی یہ ہے کہ "شریعت ایک لعنت ہے"۔

(گلیتوں باب نمبر ۲)

جب شریعت ہی لعنت ہوئی تو پھر اس کا ہر حکم اور پیغام لعنت ہی ہوگا، اس پیغام سے دنیا میں عدل و انصاف قائم نہیں ہوسکتا، پھر عیسائیت جس قسم کی محبت کی تعلیم دیتی ہے، عیسائی خود اس پر عمل نہیں کرسکتے۔

(بحوالہ: مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ)

الحمدللہ!

تمام مذاہب میں صرف اور صرف "اسلام" ہی ایک ایسا دین ہے جو ٹھوس بنیادوں پر بین الاقوامی عدل وانصاف کی عمارت کھڑی کرتا ہے۔

بین الاقوامی امن

عدل و انصاف خود امن عالم کا ضامن ہے، جب دنیا میں عدل و انصاف کی حکمرانی ہوگی، امن خود بخود قائم ہو جائے گا۔ اسلام نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایک عمدہ اصول مقرر کر دیا، وہ ہے:

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ

(المآئدہ : ۲)

ترجمہ

ترجمہ: نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

اس اصول کے تحت ہر قوم دوسری قوم کے ساتھ نیکی اور بھلائی کی بنیادوں پر تعاون کرے۔ جب کوئی قوم ظلم کا راستہ اختیار کر رہی ہو تو اقوام عالم، مظلوم قوم کا ساتھ دیں تاکہ دنیا سے ظلم ختم ہو جائے۔

دوسری جگہ ارشادِ خداوندی ہے:

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا
بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى
فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ
فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

(الحجرات: ۹)

ترجمہ

اور اگر گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو، اگر کوئی قوم دوسری قوم پر زیادتی کرتی ہے تو جو زیادتی کرتی ہے، اس سے جنگ کرو اور یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئیں، پس اگر وہ رجوع کرے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اللہ جل شانہٗ نے اس آیت کریمہ میں بین الاقوامی امن اور انصاف کے تین اصول مقرر کیے ہیں:

(1) جب دو قومیں آپس میں لڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دینی چاہیے۔

(2) اگر کوئی قوم صلح پر رضا مند نہ ہو بلکہ زیادتی اور ظلم کا راستہ اختیار

کرے تو دنیا کی تمام اقوام، ظالم قوم کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوں اور ظالم قوم کو ظلم سے روک دیں۔

(3) جب ظالم قوم دوبارہ صلح پر رضامند ہو جائے تو عدل و انصاف کے ساتھ دونوں متحارب قوموں کے درمیان صلح کروادی جائے۔

الحمدللہ! اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس کی پاکیزہ تعلیمات کی روشنی میں تمام مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی اُس ہدایت کا نام ہے، جو اس نے اپنے برگزیدہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے انسان کی رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً بھیجی ہے اور جو اپنی آخری اور مکمل شکل میں ہمیں سیّد المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کے ذریعے پہنچی ہے۔ یہ وہ ضابطہ حیات ہے، جو عین فطرت کے اصولوں پر قائم ہے اور انسان اس کے ذریعہ سے دُنیاوی اور اُخروی، دونوں کامیابیاں حاصل کرسکتا ہے۔ یہ زندگی کا مکمل قانون ہے، اس قانون کو انسان نے نہیں خالق کائنات اللہ وحدہٗ لاشریک نے بنایا ہے۔ یہ ابدالآباد تک کے لئے ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ قرآن مجید میں سورہ یونس میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط

(یونس: ۶۴)

ترجمہ: اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

قرآن مجید میں سورۃ الانعام میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ

(الانعام : ۳۴)

ترجمہ

اور اللہ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں۔

قرآن مجید میں سورہ الروم میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(الروم : ۳۰)

ترجمہ

اللہ کی بنائی ہوئی (ساخت) میں تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا،
یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

قرآن مجید میں سورہ فاطر میں ارشادِ خداوندی ہے:

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا

(فاطر : ۴۳)

ترجمہ

پس تم اللہ کے طریقے میں تبدیلی نہ پاؤ گے۔

الحمد للہ!

قرآن مجید کی یہ آیات بالکل واضح ہیں اور اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا دین، اسلامی شریعت مطہرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہیں اور محض زمانے کی تبدیلی کی وجہ سے ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ہاں! تبدیلی زمانے میں کرنی ہوگی، اللہ تعالیٰ کے قانون میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں بدعت شروع کرنے والے اور بدعتی کی تعریف کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔

(بحوالہ: اسلامی نظریہ حیات)

الحمد للہ! بے شک رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس میں تمام اقوام عالم کے لئے کامل و جامع رہنمائی موجود ہے اور جو آپ ﷺ کا دامن تھام لے گا، وہ دنیا و آخرت میں سلامتی میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ساری امت مسلمہ کو کامل ہدایت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین ..... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ